نماز میں رفع الیدین کا ثبوت

میں نے اس موضوع پر مسجد الحرام المکی میں جمعہ کی رات ۶ صفر ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۸۴ء کو درس دیا تھا۔

ابو عمر فضل الحق عبد الکریم (رحمہ اللہ)

اتباع سنت:

﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

﴿قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ﴾

(آل عمران: ۳۱، ۳۲)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنِ اقْتَدٰى فَهُوَ مِنِّيْ وَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ [1]

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (النور: ۶۳)

- ”فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تو وہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“
- ”فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی، اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔“
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری اقتدا کرے وہ میرا ہے اور جو میری سنت سے بے رغبت ہو وہ مجھ سے نہیں ہے۔

---

[1] شفاء العیاض……

❁ "(وہ لوگ) ڈرتے رہیں جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں ان کو کوئی فتنہ نہ پہنچ جائے تاکہ کسی دردناک عذاب میں گرفتار نہ ہو جائیں۔"

رفع الیدین کا معنی، اس کی حکمت اور اجر وثواب:

عبد الرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رفع الیدین سنت ہے۔(جزء البخاری،ص:۲۲) ابن القیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:" مَنْ تَرَكَهُ فَقَدْ تَرَكَ السُّنَّةَ " جس نے رفع الیدین کو چھوڑ دیا اس نے سنت چھوڑ دی۔(اعلام الموقعین،ص:۲۵۷)

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین چھوڑنے والا تارک سنت ہے۔(اعلام،ص:۵۷)

ابن خزیمہ کہتے ہیں:" مَنْ تَرَكَ الرَّفْعَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَرَكَ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِهَا " جس نے رفع الیدین چھوڑ دیا اس نے نماز کے ارکان میں سے ایک رکن چھوڑ دیا۔(عمدۃ القاری:۳/۷۰)

شافعی کہتے ہیں، کہ رفع الیدین کا معنی اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور نبی کریم ﷺ کی سنت کی اتباع ہے۔(نووی،ص:۶۸،اعلام،ص:۲۵۲، التعلیق الممجد،ص:۸۹، میزان شعرانی،ص:۱۶۲، زرقانی،ص:۱۴۲، کتاب الام،ص:۹۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

«رَفْعُ الْيَدَيْنِ مِنْ زِيْنَةِ الصَّلٰوةِ بِكُلِّ رَفْعٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِكُلِّ إِصْبَعٍ حَسَنَةٌ» ❶

"رفع الیدین نماز کی زینت ہے۔ ہر رفع الیدین پر دس نیکیاں ہیں۔یعنی ہر انگلی پر ایک نیکی۔"

نعمان بن ابو عیاش نے کہا کہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور جب رکوع میں جاؤ اور رکوع سے سر اٹھاؤ تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاؤ۔(بخاری،جزء رفع الیدین،ص:۲۱، تسہیل القاری)

عبد المالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے نماز میں رفع الیدین کے بارے میں پوچھا تو وہ بولے، رفع الیدین سے تمہاری نماز مزین ہو جاتی ہے۔
(جزء البخاری،ص:۶۱، تسہیل القاری،ص:۷۸۰)

---

❶ عینی شرح بخاری، طحاوی، ص:۱۵۲، زرقانی،ص:۱۴۲، نیل الاوطار:۶۸

امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آمین کہنا اس طرح نماز کی زینت ہے جس طرح رفع الیدین نماز کی زینت ہے۔(کتاب الصلوٰۃ لابن قیم، ص:۱۲۳)

عقبہ بن عامر کہتے ہیں: جو شخص نماز میں رفع الیدین کرتا ہے تو اس کے لیے ہر اشارہ میں دس نیکیاں ہیں۔ ❶

« عَنْ أَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَکَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَ إِذَا رَکَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّکُوْعِ » ❷

''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔

امام سبکی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند کے راوی ثقہ یعنی مضبوط ہیں۔

(تلخیص الحبیر، ص:۸۲، سبکی، ص:٦)

ابو اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ابو نعمان کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے نماز شروع کرتے اور رکوع کے لیے جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا۔(بیهقی:۲/۷۳)

ابو نعمان محمد بن فضل کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے رفع الیدین کیا، جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔(بیهقی:۲/۷۳)

حماد بن زید نے کہا کہ میں نے ابو ایوب سختیانی کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔(بیهقی:۲/۷۳)

ابو ایوب سختیانی کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے عطاء بن ابی رباح کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے

---

❶ فتح الباری، جزء:۳، ص:۱۸۳، تلخیص، ص:۸۲، مجمع الزوائد:۲/۱۰۳

❷ رواہ ثقة، سنن الکبری بیهقی:۲، ص:۷۳، تلخیص، ص:۸۲

سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔(بیہقی :۲/۷۳)

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔(بیہقی:۲/۷۳)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے نماز شروع کرتے، رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا۔(بیہقی:۲/۷۳)

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو آپ رفع الیدین کرتے تھے۔ جب نماز شروع فرماتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ (بیہقی: ۲/۷۳)

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے ابن جریج سے بہتر نماز نہیں دیکھی، میں نے ان کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔(زیلعی:۱/۲۱۷)

اہل مکہ نے ابن جریج سے نماز سیکھی اور ابن جریج نے عطاء بن ابی رباح سے سیکھی اور عطاء نے ابن زبیر سے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز سیکھی، سلمہ نے کہا کہ ہم کو احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی، وہ عبدالرزاق سے روایت کرتے ہیں اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل سے یہ نماز سیکھی اور جبرائیل نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ نماز سیکھی۔ (بیہقی،ص:۷۳)

ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کو امام احمد نے روایت کیا اور اس کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔[1]

«عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ وَ إِذَا رَکَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ»[2]

[1] مجمع الزوائد:۱۳۲، تخریج الهدایه:۷،تلخیص:۸۲،التعلیق الممجد،مؤطا محمد:۹۱

[2] سنن الکبری بیهقی: ص ۲۳ جلد ۲

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے جب نماز شروع فرماتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر کرتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی۔ (بیهقی: ۲/۲۳)

وہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ (جزء البخاري، ص: ۱۳، جزء سبکي، ص: ٦)

عبد اللہ بن قاسم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے کہا لوگو! ذرا اپنے چہرے میری طرف کرلو، میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر بتاتا ہوں، جو آپ خود پڑھتے تھے، اور ویسی ہی نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے، پس حضرت عمر قبلہ رو کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ دونوں کو اپنے کندھوں کی سیدھ میں برابر کیا۔ پھر اللہ اکبر کہا پھر رکوع کیا اور اسی طرح رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا تو قوم کے لوگوں نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے، شیخ نے کہا کہ اس کی سند کے راوی معروف ہیں۔ (تخريج الهدايه، ص: ٢١٦)

تقی الدین ابن دقیق العید نے اپنی کتاب میں کہا کہ اس حدیث کی سند کے راوی معروف ہیں۔

امام بیہقی اور حاکم نے کہا ہے کہ سنت رفع الیدین ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حصرت عثمان، وحضرت علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔

(التعليق المغني، ص: ١١١، جزء رفع اليدين سبکي، ص: ٩)

« عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ ولا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ »[1]

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو

---

[1] سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب من ذکر أنه یرفع یدیه إذا قام من الثنتین، حدیث: ٧٤٤، حدیث مذکورہ صحت کے اعتبار سے تمام شکوک وشبہات سے بالاتر ہے۔

کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب اپنی قراءت پوری کر لیتے اور رکوع کرنا چاہتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو اسی طرح کرتے۔ اور نماز میں بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں آپ رفع الیدین نہ کرتے تھے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔"

(**حوالہ جات**) جزء البخاری، ص:٦، ابوداود:١/١٩٨، مسند احمد: ١٦٥/٣، ابن ماجه، ص:٦٢، دارقطنی، ص:١٠٧، ترمذی، ص:٣٦، كتاب الدعوات، ص:١٧٩، بیهقی: ٧٤/٢، تلخیص ا، ص: ٨٢، منتقی، ص:٥٥، نیل الاوطار: ١٥٣/٢، جزء سبکی، ص:٦، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جزء سبکی، ص:٧، تخریج الهدایه، زیلعی، ص: ٢١٤، امام احمد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے کہا صحیح ہے۔ تعلیق المغنی، ص: ١٠٧، جزء سبکی، ص:٧٠٦، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے۔ فتح الباری، ص:٤٠٥، عینی شرح البخاری، ص:٢٧٧، امام ترمذی، بخاری، ابن خزیمہ، ابن حبان، احمد، زیلعی، ابن حجر، عینی، سبکی رحمۃ اللہ علیہم سب کے سب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ والی حدیث صحیح ہے۔)

فرشتے بھی نماز میں رفع الیدین کرتے ہیں:

« قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَمَّا نَزَلَتْ سُوْرَةُ كَوْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَا جِبْرَائِيْلُ مَا هٰذِهِ النَّحْرَةُ الَّتِیْ أَمَرَنِیْ بِهَا رَبِّیْ؟ قَالَ جِبْرَائِيْلُ: لَيْسَتِ الْأَضْحٰی فَقَطْ وَ لٰكِنَّهٗ يَأْمُرُكَ إِذَا أَحْرَمْتَ لِلصَّلٰوةِ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ إِذَا كَبَّرْتَ وَ إِذَا رَكَعْتَ وَ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَإِنَّهَا صَلٰوتُنَا وَ صَلٰوةُ الْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ فِی السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ »

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورہ کوثر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ نحرہ کیا چیز ہے جس کا حکم میرے پروردگار نے مجھے دیا ہے حضرت جبرائیل نے کہا کہ اس سے فقط قربانی ہی مراد نہیں ہے اس میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب آپ تکبیر تحریمہ کہیں تو آپ دونوں ہاتھ اٹھائیں اور جب رکوع میں جائیں اور جب رکوع سے سر اٹھائیں تب بھی۔ یہ ہماری نماز ہے اور ساتوں آسمانوں پر فرشتوں کی بھی نماز ہے۔"

(حوالہ جات) ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرك حاكم: ٢/ ٥٣٨، بیهقی:٧٥/٢، تفسیر کبیر، ص:٥٠٢، ابن کثیر: ٤/ ٥٥٩، فتح البيان، ص:٣٤٨، كنز العمال: ٢٧٦/٢، درمنثور: ٤٠٣/٣، اکلیل ص:٤٢٨، تنوير الحوالك، ص:٩، جزء سبکی، ص:١٠ تفسیر ابن کثیر عربی تحقیق عبدالرزاق المهدی طبع دارالکتب بیروت۔ اسرائیل بن حاتم اور اصبغ بن نباته دونوں ضعیف ہیں۔

امام ابوبکر بن اسحٰق نے کہا کہ رفع الیدین نبی ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے اور خلفائے راشدین سے بھی ثابت ہے۔ (بیهقی:٢/ ٨٠)

امام حاکم نے روایت کیا ہے کہ رفع الیدین کی روایت پر چاروں خلفاء متفق ہیں۔ (التعليق المغنی، ص:١١١، زیلعی، در تخریج هدایه: ٣٠٦/١، التعليق الممجد شرح مؤطا امام محمد)

امام حاکم نے کہا، اس سنت رفع الیدین کے راویوں میں عشرہ مبشرہ (وہ دس صحابہ کرام جن کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی گئی تھی، جمع ہو گئے اور دیگر اکابر صحابی بھی۔

(تلخیص ابن حجر، ص:٨٢)

زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سنتوں میں سے سوائے سنت رفع الیدین کے اور کسی میں بھی عشرہ مبشرہ جمع نہیں ہوئے۔ (تنویر العینین)

امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رفع الیدین کی حدیثیں روایت کرنے والوں میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔

(تحفة الاحوذی، ص:٢١٩، نيل الاوطار:١٤٩/٢، تسهيل القاری، ص: ٧٤٢، بیهقی، ص:٧٥، التعليق الممجد، ص:٩١)

« عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَثِيْرًا كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَ إِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ »❶ صحیح بخاری، حدیث نمبر: ٧٣٥۔

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ بلند کر کے کاندھوں کے برابر میں رکھتے اور جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح رفع الیدین فرماتے تھے۔"

بخاری، ص:١٠٢، مشکوۃ، ص:٧٥، فتح الباری:١٨١/٢، عینی شرح بخاری:٥/٣،

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین، حدیث:٨٦١

تجرید البخاری:۷۳، جزء البخاری:۷، مسلم: ۲/۶۰، نووی:۱۶۸، مسند احمد:۱۶۶/۳، مسند شافعی:۱۳۳، بیهقی: ۶۹/۲، منتقی، تلخیص:۶۶، طبرانی صغیر: ۲۴۰، بلوغ المرام: ۴۶، ابن حبان:۲۹، مؤطا امام محمد:۴۰، دارمی:۱۰۷، نیل الاوطار:۱۵۰/۲، جزء سبکی:۲/تجرید ترمذی:۴۲، کتاب الأم:۱۸۶/۸، تیسیر الباری: ٦٤، تسهیل القاری:۸۷۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے اور جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین فرماتے تھے۔ آپ کی نماز ہمیشہ ایسی ہی رہی۔ یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

(دراسات اللبیب: ۱۷۰ ،تلخیص:۸۱، نیل الاوطار: ۱٤٩/٢، التعلیق الممجد:۹۳، فتح الربانی شرح مسند احمد:۳، ص ١٦٦ جزء سبکی، ص:٦، بیهقی، تسهیل القاری، شرح البخاری، ص:۸۷)

امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ علی بن المدینی نے کہا کہ میرے نزدیک یہ حدیث تمام مخلوق پر حجت ہے ہر وہ شخص جو اس حدیث کو سن لے عمل بھی کرے، اس لیے کہ اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں۔

(نیل الاوطار:۱۵۰/۲، فتح الباری:۱۸۱/۲)

علی بن المدینی نے یہ بھی کہا ہے کہ مسلمانوں پر حق ہے کہ وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کریں کیونکہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما والی حدیث میں یہی حکم ہے۔

(جزء البخاری:۸، بلوغ المرام:٤٦، فتح ربانی، شرح مسند احمد:۱۶۶/۳، تلخیص :۸۱)

« قَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ »[1] سنن نسائی، حدیث نمبر: ۱۰۲٤

”حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب تکبیر اولیٰ کہتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔“

(**حوالہ جات**) ابن حبان، نسائی:۸۹، دارمی:۱۰۷، جزء البخاری، ص: ۲۰۲، مسلم: ۱۶۸/۱، عینی شرح بخاری:۱۰/۳، ابوداود: ۱۹۹/۱، ابن ماجه:٦٢، جزء سبکی:۱۲، مشکوٰۃ:۷۵، بیهقی:۷۱/۲، مسند احمد:۱۶۷/۳، جزء البخاری:۹، تلخیص:۸۲، منتقی:۵۵، دارقطنی: ۱۰۹، تنویر العینین: ٦، بلوغ المرام:٤٦، نیل الاوطار: ١٥٤/٢۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین، حدیث:۸٦٤

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں باب باندھا ہے، اس شخص کا ذکر خیر جو یہ بتا دیا کرے کہ محمد ﷺ نے اپنی امت کو حکم دیا ہے کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کریں۔(ابن حبان، قلمی:۲۷) ابن حبان پھر مالک بن حویرث کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیس دن اور راتیں ٹھہرے اور میں آپ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، جب ہم نے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دوسروں کو بھی اسی طرح حکم کرو، اس کے بعد حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا اسی نماز کے مطابق لوگوں کو عمل کرانا جس کا حکم رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی نماز کے بارے میں دیا تھا۔(ابن حبان:۲۷) حدیث نمبر: ۱۸۶۹

« عَنْ أَبِی قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا صَلّٰی كَبَّرَ وَ رَفَعَ یَدَیْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ یَرْكَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ یَدَیْهِ وَ حَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَفْعَلُ هٰكَذَا»[1] (حوالہ سابق حدیث:۸٦٥) بخاری حدیث نمبر: ۷۳۷

”ابو قلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تو تکبیر اولیٰ کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اونچا اٹھاتے تھے اور وہ حدیث بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔“

بخاری:۱۰۲، ابن حبان حدیث نمبر: ۱۸۷۰، ۲۷، جزء البخاری:۹، فتح الباری: ۱۲۸، عینی شرح بخاری:۳/۱۰، تیسیر الباری:۸۰، تسهیل القاری: ۸۲۷، مسلم: ۱/۱٦۸، مسلم مصری: ۳/۷، ابوداود:۱/۱۹۹، روضة المربی:۲٦۳، ابن ماجه: ٦۲، مشکوٰۃ:۷٥، بیهقی: ۲/۷۱، مسند احمد:۳/۱٦۷، تلخیص:۸۲، منتقی: ٥٥، سبکی:۳، نیل الاوطار:۲/۱٥٤، دارمی:۱۰۷، التعلیق الممجد:۹۰، نسائی:۸۹، تنویر العینین:٦)

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔(جزء البخاری:٤۹)

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین، حدیث:۸٦٥

مذہب امام اوزاعی رحمہ اللہ وحمیدی رحمہ اللہ:

امام اوزاعی اور حمیدی اور ان کے علاوہ ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ رفع الیدین واجب ہے اور اس کو چھوڑ دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(جزء سبکی: ۱۱، تسہیل القاری شرح البخاری: ۷۴۰)

اور اس کے واجب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور حکم وجوب کے لیے ہوتا ہے۔(جزء امام تقی الدین سبکی) اور ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے کہا جس نے نماز میں رفع الیدین چھوڑ دیا تو اس نے نماز کے ارکان میں سے ایک رکن چھوڑ دیا۔(عینی: ۳/۱۷، تسہیل القاری: ۷۴۱)

«عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ» (1) سنن نسائی حدیث نمبر: ۱۰۵۵

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ آپ نے رفع الیدین کیا جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا اور جب ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ“ کہا۔“

نسائی: ۱۵۲، ابن ابی شیبہ: ۴۸، معانی الآثار: ۱۳۰، ابوداود طیالسی: ۱۳۷۔

یہی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے تکبیر تحریمہ کہی اور دونوں ہاتھ بلند کیے اور جب رکوع کا ارادہ کیا تو پھر دونوں ہاتھ اونچے کیے پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور رفع الیدین کیا۔

(مسند احمد، بیہقی: ۲/۷۱، دارمی: ۱۰۷، دارقطنی: ۱۰۸)

یہی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک مدت بعد میں نے سردی کے زمانے میں دیکھا ان

---

(1) سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الصلاۃ، حدیث: ۷۱۹، ۷۲، حدیث کی صحت میں کوئی شک نہیں۔

(اصحاب کرام) پر موٹے موٹے کپڑے لپٹے ہوتے اور ان ہی کپڑوں کے نیچے ان کے ہاتھ (رفع الیدین کے لیے) حرکت کرنے لگتے تھے۔(جزء البخاری:١٤، تلخیص:٨١، کتاب الام: ١٧٦، ابن حبان قلمی:٣١-٢٨، عون المعبود:٢/٦٦، القاری:٧٦٥، تنویر العینین:٥، سبکی:٣، التعلیق المغنی:١١٨، صحیح مسلم:٢/١٣، مشکوٰۃ:٧٥، مؤطا محمد ٩٠)

امام بخاری رحمہ اللہ نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کرکے کہا کہ وائل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے کسی ایک کو بھی ایسا نہیں بتایا کہ اس نے رفع الیدین نہیں کیا۔(یعنی کوئی ایسا نہیں تھا جو رفع الیدین نہ کرتا ہو)(جزء البخاری)

علامہ سندھی نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی آخر عمر میں آپ کے ساتھ نمازیں پڑھیں۔ پس رکوع میں جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت ان دونوں صحابیوں کی روایت سے یہ دلیل ملتی ہے کہ رفع الیدین باقی ہے اور اسے منسوخ کہنے والوں کا دعویٰ باطل ہے۔(تعلیق نسائی:١٤٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ (جزء البخاری: ١٣، رفع العجاجہ:٣٠٣، تسہیل القاری: ٧٧١ تنویر العینین: ترمذی:٨٤)

« عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ، وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ)) وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، فَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ فَاعْتَدَلَ، فَإِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ، كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ. »[1]

''حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں فرمایا جن میں حضرت قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز (کا

---

[1] سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین، إذا رکع...... حدیث:٨٦٢،حدیث صحیح ہے۔

طریقہ) تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے اور اپنے ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ کندھوں کے برابر اٹھا لیتے، پھر کہتے: (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے حتی کہ انہیں کندھوں کے برابر بلند کر لیتے، جب (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) کہتے تو رفع الیدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے، جب وہ دو رکعتیں پڑھ کر (تیسری رکعت کے لیے) اٹھتے تو (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے، حتی کہ کندھوں کے برابر بلند کر لیتے جیسے نماز شروع کرتے وقت کیا تھا۔"

مشکوٰۃ:٧٦، جزء البخاری:٨، وص:٢٩، عون المعبود:٢/٦، تلخیص:٨١، سبکی:٤، تیسیر:٨٠، بیہقی:٢/٢٦،٧٢، التعلیق الممجد:٩١، ترمذی:٩٧، ابن ماجہ:٧٢، رفع العجاجہ:٢ :٣٠٢، طحاوی:١٣١، ابوداود: ١/١٩٣، مسند احمد:١٥٣، و ص: ٣٣٠، ھدی المحمود: ١٨٠، منتقی الاخبار:٥٦، نیل الاوطار:٢/١٥٤، ابن حبان قلمی: ٧٧١، تسھیل القاری:٧٥٤، امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے،ص:٩٨۔ ملا علی قاری حنفی شہادت دیتے ہیں کہ یہ حدیث شرط مسلم پر ہے (نووی کے حوالے سے) روایت کیااس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں:٣١، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ:٥٠٤، تسہیل القاری:٧٥٤۔

ابوحمید رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت اس طرح ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس یہ سولہ صحابہ کرام تھے۔١:۔ حسن بن علی،٢:۔ سہل بن سعد،٣:۔ زید بن ثابت،٤:۔ عقبہ بن عامر، ٥:۔ عبد اللہ بن عمر، ٦:۔ ابو مسعود، ٧:۔ سلمان فارسی، ٨:۔ ابوموسیٰ، ٩:۔ ابوسعید، ١٠:۔ عائشہ، ١١:۔ بریدہ، ١٢:۔ ام درداء، ١٣:۔ عمار بن یاسر، ١٤:۔ ابوقتادہ، ١٥:۔ محمد بن مسلمہ، ١٦:۔ ابوالیسر (رضی اللہ عنہم) انھوں نے جب یہ حدیث سنی تو انھوں نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو، رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔ (ترمذی:٩٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کی سیدھ اور محاذ میں کر لیتے اور جب آپ رکوع میں جاتے تو اسی طرح کرتے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے سجدہ میں جانے کے لیے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تب بھی اسی طرح کرتے۔ (ابوداود) اور اس کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔ (تلخیص:٨٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رفع الیدین فرماتے جب نماز میں داخل ہوتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ ابن خزیمہ، جزء البخاری:١٣، تلخیص:٨٢، جزء سبکی:٤، مجمع الزوائد:١٠٢/٢، اور کہا کہ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں، اسی طرح کہا ہے۔(المغنی ص:١٠،زیلعی:٢١٤/١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کرتے تھے،رکوع کرتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔(بخاری، جزء رفع الیدین، جزء سبکی:٤، ابن ماجہ:٦٢، رفع العجاجہ: ٣٨، بیہقی:٧٣/٢، تلخیص :٨٢، تنویر العینین:٨، ترمذی، :٤٨، تسہیل القاری:٧٦٨۔)

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رکوع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ بلند فرماتے تھے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی۔ (بخاری جزء رفع الیدین:١٣، تلخیص:٨٢، تسہیل القاری:٧٧٠)

اس باب میں عمیر لیثی رحمہ اللہ سے بھی حدیث آتی ہے۔ ترمذی:٢٦، تحفۃ الاحوذی:٢١٩، رفع الیدین کے متعلق اور بھی بہت سی احادیث آتی ہیں۔

اَسْأَلُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَنْ يُوَفِّقَنِيْ وَالْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ بِالْمَوَافِقِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

○✦✦○

نوٹ=یہاں قارئین کی راہنمائی کے لیے ضروری ہے کہ وضاحت کر دی جائے کہ رفع الیدین کی احادیث صحیحہ کی تعداد اڑھائی سو سے تجاوز کر جاتی ہے اس کے مقابلے میں رفع الیدین کی نفی میں ایک بھی صحیح، مرفوع اور متصل حدیث ثابت نہیں۔ رفع الیدین کی نفی میں صحیح بخاری اور مسلم کی جو ایک حدیث پیش کی جاتی ہے، رفع الیدین سے ان احادیث کا سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ لے دے کر ان کے پاس سنن الترمذی کی ایک حدیث رہ جاتی ہے جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارد ہے اور وہ بھی صحیح نہیں جیسا کہ کم وبیش تمام محدثین کا اتفاق ہے لیکن اگر صحت وضعف کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تو رفع الیدین کے مخالفین سے سوال ہے کہ وہ رفع الیدین کو منسوخ مانتے ہیں یا سرے سے مفقود؟ اگر منسوخ مانیں تو اس حدیث سے نسخ ثابت نہیں ہوتا اور اگر مفقود مانیں تو اڑھائی سو سے زائد احادیث صحیحہ کو کس کھاتے میں ڈالا جائے گا؟ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: (الرسائل فی تحقیق المسائل از مولانا عبد الرشید انصاری)